منشور محمدی

بنگلور

منشور رسولان ہمہ مفتاح مجاتم بآخاتم و مہر آمد و منشور محمد ﷺ توریت بلا تحریف انجیل بتبجیل گویان صفت و سیرت مبرور محمد

نمبر ۲۲ | مطبوعہ ۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۱ ہجری روز پنجشنبہ | جلد ۱۹

اخبار عشر و اربعین مذہب عیسوی کی حمایتی قیمت اسکی سالانہ بصیغہ پیشگی صہ پیسہ ہندوستانی اور بنام مہتمم آنی چاہیئے

قبول اسلام

(کلکتہ سے)

مسٹر جسٹس ولسن سابق جج کلکتہ ہی کورٹ کے بڑے فرزند نے دین عیسوی کو چھوڑکر اسلام قبول کرلیا ہے اور اطراف واکناف بنگالہ مین تعلیم یافتہ بنگالیون کو انگریزی مین دعوت اسلام کررہے ہین۔

(لاہور سے)

لاہور متصل حویلی کابلی مل کوچہ کندیگران مین ایک شخص سیرانند نام رہتا تھا۔ تمام عمر سند در بیماری کی حالت مین جب قریب بمرگ ہوا تو کلمہ شہادت پڑہتا پڑہتا جان بحق ہوا مرنے سے پہلی ایکدن اس نے اپنے بیٹے کشن چند اور نیز چند مسلمانون کو بلاکر یہ وصیت کی کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے اور اس لئے مسلمانونکی دستور کے مطابق اسکی تجہیز و تکفین کیجاے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(لاہور پنچ)

ایک مشہور واعظ کا مسلمان ہونا

جناب منشی بدرالدین بن عبداللہ صاحب تورجسٹر آف دی پیس ساکن بمبی تحریر فرماتے ہین کہ مولوی حافظ احمد نامیناد اعظ جو کسی سبب سے پچھلے سال عیسائی ہوگئے تھے بفضلہ تعالی ۲۴ فبروری سنہ ۹۳ء کو بصدق دل پھر جامع مسجد دہلی مین ہزارون آدمیون کے روبرو مولوی عبدالمجید صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوے۔ یہی صاحب تھے جنکے عیسائی ہونے پر پادری جے۔ اے سفری۔ کیامبرج مشن دہلی کے مشنری نے انگریزی اخبارات کی ذریعے تمام دنیا مین شور مچایا تھا۔ ان کے بارہ مین وکیل ہند لکھتا ہے۔ اب بڑے شد و مد کے ساتہ وعظ دین متین محمدی صلعم فرماتے ہین۔ افسوس کہ پادریان مشن کی کوشش بیکار گئی

امریکن اسلام مشن

جناب ممدوح نے یہ بھی لکھا ہے کہ جناب شیخ محمد الگزانڈر رسل وب صاحب جو ۳ دسمبر کو بمبئی چھوڑکر ۲۵ جنوری کو داخل لندن ہوے تھے اب ۱۴ فبروری سنہ ۹۳ء کو صحت و عافیت کے

سانہ نیویارک (امریکہ) پہونچ گئے ہین۔ امید ہی کہ امریکن اسلام مشن کی کارروائی اب بہت جلد شروع ہوگی۔

حالات لورپول

لورپول مسلم کالج یا مدرسہ اسلامیہ

مسلمانون کے بچے انگلستان مین تعلیم حاصل کرنیکی غرض سے اول تو جاتے ہی کم ہین اگر شاذ و نادر گئے بھی تو یہ خوف اور دہڑکا لگا رہتا ہی کہ کہین پادریون کے بس مین پڑکر اپنے بچے اور پاک مذہب سے ہاتھ نہ دہو بیٹھین یا اگر اس سے بچگئے تو وہان کے برے چال وچلن برے اخلاق برے افعال مین پڑکر جو آزادی کی وجہ سے وہان پھیل گئے ہین اپنے دین و دنیا کو برباد نہ کرین۔ ان باتون سے روم شام مصر ہندوستان وغیرہ وغیرہ ممالک کے مسلمانون کو اطمینان دلانے کی غرض سے لورپول کی مسلم انسٹیٹیوٹ یعنے انجمن اسلام نے ایک مدرسہ کھولا ہی جسکے پرنسپل ایک نامی فاضل اور سربرآوردہ انگریز ہین جنکا نام پروفسر ہرکارٹ فاکنر ہے۔ اس مدرسہ کا نام لورپول مسلم کالج یا مدرسہ اسلامیہ ہے۔ اخلاق و عادات کی بھی غور و پرداخت اس مدرسہ مین ہوگی تاکہ ان مسلمانون کو جو اپنی اولاد کو انگلستان بھیجنا چاہین خوف و خطر باقی نہ رہے۔ مسجد بھی مدرسہ سے لگی ہوی ہے تاکہ احکامات مذہبی کے ادا کرنے مین آسانی ہو۔ اعلی درجہ کی وسیع انگریزی پڑہانے کا اس کالج مین بندوبست کیا گیا ہے۔ فرنچ اور جرمن اور دوسرے معتبر زبانون مین بھی تعلیم ہوگی اور علم ریاضی پر بھی زیادہ توجہ کیجاویگی تاکہ طلبا اپنے آپ مین اپنے قصد اور مذاق کے مطابق تجارتی کاروبار کا استعداد پہونچا دین یا یونیورسٹیو کے امتحانات کی تیاری کرین یہ بات بھی زیر تجویز ہے کہ عربی اور فارسی کی تعلیم کا بھی بندوبست کیا جاوے۔ غیر ملک کے لڑکے دس سے اوپر کی عمر والے لئے جاوینگے۔ اس مدرسہ کو افتتاح کئے ہوے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے اس قلیل عرصہ مین جو نام اوری حاصل ہوی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کے لڑکے اس بہت ہی فائدہ اٹھا سکینگے۔ لورپول ڈیلی پوسٹ اسکی کامیابی پر لکھتا ہے کنگٹن لوکل امتحان کے نتیجے شائع ہوگئے۔ اور حال کی قایم کی ہوی لورپول مسلم کالج اپنے کامیابی مین شہرہ یاب ہوے ہے اس کالج کا ہر ایک طالبعلم تعریف کے ساتہ پاس ہوا اور درجہ اول کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ مگر مندرجہ ذیل تین طالبعلمون نے اعزاز و اکرام غیر معمولی امور ذیل مین حاصل کیا۔ رابرٹ احمد کولیم بے فرزند جناب ڈبلیو بیج عبداللہ کولیم نے جو بارہ سال کا ہے فرنچ۔ انگلش ہسٹری اور جغرافیہ مین سید حسن جو سترہ سال کا ہی اوقلیدس اور حساب مین سید حسین سترہ سالہ انگلش ہسٹری اور فرنچ مین۔ بیچ تتشفی بخش نتیجہ۔ بیچ۔ بیچ یعنی جانسن ہیڈ ماسٹر سابق مدرس اعلی امپیریل کالج قسطنطنیہ اور ویس پرنسپل مسٹر ہاشم ویلڈ کی کوششون کا ثمرہ ہے۔

لورپول مین مدرسہ نسوان

جب عورتون کے عادات۔ طریقے۔ عقائد۔ رسم رسوم نیک اور عمدہ ہوتے ہین تو اسکی نہایت عمدہ تاثیرات بچون پر ہوتے ہین جب عورات جنسے ہمیشہ بچون کو ساتھ رہنے کا اتفاق اور میل جول رہتا ہی ناتعلیم یافتہ ہوتی ہین تو بچون پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ جب انکے عقائد ٹھیک اور راسخ اور دلمین خداشناسی و خداترسی موجود ہی تو ان ہونہار پودہون پر بھی ضرور اسکا پرتو پڑیگا۔ انہی باتون کا خیال کرکے مسلم

انسٹیٹیوٹ نے ایک مدرسۂ نسوان کی تجویز کی ہے جسکے
مہتممہ نشینی کے لئے ایک لائقہ لیڈی کو ٹھہرا بھی لیا ہے۔

مسلمانان لورپول کے ساتھ چینی مسلمانوں کی ہمدردی

چین کے مسلمانون نے شانگھائی واقع چین کے ہیچ۔عباس کے
ذریعہ ایک نہایت پُرجوش خط مسلمانان لورپول کی ہمدردی
اور تہنیت مین روانہ کیا ہے۔ اسی خط مین ملفوف کرکے ایک
بیانک کی چیک ۵ پونڈ ۱۴ پنس کی مسجد اور قبرستان کے
چندہ کے لئے بھیجی ہے۔

بقیہ۔ وزیر سے چنین شہریار سے چنان

جواب نور افشان نمبر ۴۲ جلد ۲ مطبوعہ ۱۲ جون ۱۹۰۲ء

آدمی دو قسم کے ہوتے ہین ایک سریٹ (اچھے) اور دوسرے دلسبو اور روٹ
(برے) گوبد منڈل ۱ سکوت ۱۵۱۔ منز ۸۔ اور تکذیب صفحہ ۹ سنیاد بکشنا دی
لوگ (پیسہ لالچ) جیسے لوہا گہن سے لوہا اور پاشان (پتھر) اوکو نکو توڑتے ہین ویسے
ہی اوہی دشٹ شتر ونکو دبے ایمان شمنون کے انگونکو (اعضا کو) چھین
ہین ہر دن رات اور ہر آن تمامپرجا جنونکی پانس مین تت پر ہون جسسے شتر وجن پر جانکو
دکھ دینے کے سامرتھ نہ ہوسکین لیکھو مانندی بہاشہ ۹۹ ہی جگدیشور آپکے پاس سے کچھ
پاکر ہم لوگ جس ہن (دولت) کو ذریعہ ہاتھون کے تلوار اور گھوڑونکے رسالہ کے ذریعہ جنگ
کرکے دشمنونکو روکین یعنی اونکو کمزور کرسکین ایسے دن کا دان ہم لوگونکو کرپا کرکے کیجیے دیکھو
شہ ۱۲۰ ویا ہندی ساشن کال اب آپکو اور پنڈت جی کو مناسب ہے کہ موجب قاعدہ مجوزہ اپنے
کو کہ قرآن صاف صاف جہاد کی تعلیمات سے پُر ہے اور یہ اوسکی منجانب اللہ ہونیکی ایک صریح دلیل ہے
یہ کانٹا آپ ہی کا بویا ہوا ہی بیس مقدس وید مقدس کے منجانب اللہ ہونے سے انکار کیجیے
پشم ارو شن دل ماشاد سے حمایت مین یہ دیا گیا ہے کہ اپنا ہی مت خان کھودیا
پچھتاوے سے ہے اسقدر انحراف ہے کہ بیل کا رکھا نہ اک ورق صاف
نہ اسلام کو اس کا جدید ہوا ہے حقیقت مین بیل پہ حملہ کیا ہے
کنوان جو کہ خود ہمارے لئے بفضل خدا سمین خود ہی گرے
انہ غم آخرت کا نہ خوف خدا ہی ہے نہ تم کو مسیحا سے کچھ بھی حیا ہے۔
اللہ بچاوے راہ سے اوسکے ہو چشم انصاف عطا فرماوے فقط ولیراسلام۔

ہندوستانمین اسلام کی اشاعت کیونکر ہوئی

مدرسۃ العلوم علیگڈھ کے پروفسر اور الہ آباد یونیورسٹی
کے فلوسٹر ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ نے ایک مضمون انگریزی مین
لکھا ہے جسکا ترجمہ اسی مدرسے کے تعلیم یافتہ جناب محمد عنایت
اللہ صاحب بی۔ اے۔ نے نہایت عمدگی سے کیا ہے
وہ لوگ جو اسلام کی ہندوستان مین اشاعت اور اسکی تاریخ
اور دیگر امور متعلقہ سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہین اسکو
بڑی دلچسپی سے پڑہینگے۔ اُن لوگون کو بھی اس یوروپین
فاضل کی تحریر کام دیگی جو عیسائیون کے اس الزام کا "کہ اسلام
ہندوستان مین بزور شمشیر شائع کیا گیا" جواب دینے کی
کوشش کر رہے ہین۔

ہندوستان

لشکر کشان اسلام کے تمام حملے جو ہندوستان پر ہوئے
اور وہ طریقے جن سے اسلامی سلطنت کی بنیاد اس ملک مین
پڑی اور اسکی ترقی ہوی اکثر معاصرین اور متاخرین نے
بیان کئے ہین۔ لیکن اسوقت تک کسی نے یہ کوشش نہین
کی کہ فتوحات جنگ اور ملک گیری کی سرگذشتون سے
اشاعت اسلام کے حالات کو علیحدہ کرکے قلمبند کرے فی الحقیقت
اس دشوار کام کا انجام دینا اکثر مورخون کو ناممکن معلوم
ہوتا ہی۔ کیونکہ ترویج اسلام کے لحاظ سے ہندوستان
بالخصوص ایسا ملک بتلایا جاتا ہے جہان اسلام کا آغاز اور
اور اس کا قرار ممالک غیر کی ایسی قومونکی بود و باش کا نتیجہ

ہے جو اپنی نسلون مین اسلام چھوڑ جاتی تھین اور جہان کہین اسکو اپنے دائرے سے باہر مروج کرنا چاہتی تھین وہ بہ جبر یا ایذا رسانی سے عمل مین لاتی تھین۔ غرض اسی خیال سے یہ فرض کیا جاتا ہے کہ مذہب اسلام کا اصلی جوش یا تو برہمنون کے قتل عام سے جسکا مرتکب محمود غزنوی ہوا عیان ہوا۔ یا اورنگ زیب کے جور و ظلم اور حیدر علی ٹیپو سلطان کے بہ جبر کفار کو مختون کرکے مسلمان کرنے سے ظاہر ہوا۔ علاوہ ازین یورپین مورخون نے جو ہندوستان کی تاریخین عہد اسلام کی لکھی ہین اور نیز اُن کتب تواریخ مین جو خود مسلمانون کی تصنیف سے ہین یا تو اسلام کو جابر مذہب ثابت کیا ہے یا عام خونریزیون اور جنگ جو قومون کے باہمی کشت وخون کے دردانگیز قصون مین پڑکر اس زمانہ کے مذہبی واقعات کو بالکل ہی قلم انداز کیا ہے۔ حضرت محمد صلعم کی وفات کے پندرہ برس بعد سے لیکر (جبکہ عرب سے ایک جمعیت ساحل سندھ کو روانہ کی گئی تھی) اٹھارہوین صدی عیسوی تک (جب احمد شاہ درانی کے زبردست حملے ملک پر ہوے) ہندوستان پر تمت شمال مغرب سے حملہ آورون کا تانتا بندھا رہا۔ ان مین سے بعض حملہ آورون نے بڑی بڑی سلطنتین ہندوستان مین قایم کین اور بعض لوٹ مار کرکے چلتے بنے۔ عرب ترک۔ مغل اکثر اسی غرض سے ملک مین آتے تھے لیکن ان مین سے بعض نے (جیسے محمد غوری اور بابر نے) ایسی سلطنتین قائم کین جن کے تخت پر انکی نسلین بیٹھین اور ملک پر ایسا اثر ڈالا جو ہمیشہ رہیگا مگر (بجز چند واقعات کے جو آگے بیان ہون گے) کوی ثبوت اس امر کا کہ ان بڑے بڑے اسلام کے غازیون نے کوی عمل دعوت اسلام کے واسطے صریح طور پر اختیار کیا ہو نہین ملتا۔ ان کے ہمراہ واعظون یا دعات اسلام کا ہونا بھی ثابت نہین ہوتا۔ اور نہ یہ یقین کیا جا سکتا ہے کہ یہ اپنے مذہب سے غافل تھے۔ اکثر فاتحین ہندوستان پر حملہ کرنے کو جہاد سمجھتے تھے۔ محمود غزنوی اور تیمور کے دل مین بھی یہی خیال جما ہوا تھا۔ چنانچہ تیمور دہلی پر قابض ہونے کے بعد اپنے حالات مین لکھتا ہے "دہلی مین داخل ہوے مجھے پندرہ روز ہوے۔ یہ زمانہ عین خوشی اور مسرت مین صرف ہوا جشن ملوکانہ کئے۔ رعایا کو بڑی بڑی دعوتین دین۔ اس کے بعد مجھے خیال ہوا کہ ہندوستان پر جو فوج کشی مین نے کی وہ محض کافرون سے لڑنے کے واسطے کی تھی۔ میری مہم ایسی مبارک ہوی کہ جہان گیر ظفریاب ہوا۔ کئی لاکھ کافرون اور بت پرستون کو مین نے تہ تیغ کیا۔ دین کی تلوار کو اسلام کے دشمنون کے خون سے رنگا۔ ایسی عظیم فتح مامون کو یاد کرنیکے بعد مین نے سوچا کہ اب بیکار بیٹھنا خلاف مصلحت ہے بلکہ ہندوستان کے کفار سے برسرجنگ رہنا مناسب ہے"

تیمور نے اگرچہ دین کی تلوار کا بہت کچھ ذکر کیا ہے لیکن بجاے اس کے کہ اسکی شمشیر کافرون کو سچے دین مین لاکر اونکی نجات اخروی کا باعث ہوتی وہ ہمیشہ اون کو قتل و غارت کرکے داخل جہنم کرتی رہی۔ تیمور کے بعد جو فاتح آے اہنون نے بھی تیمور کی ہی تقلید کی۔ چنانچہ اکثر یہ ہی دیکھنے مین آتا ہے کہ بت توڑ توڑ کر گرائے گئے۔ اُن کے پوجاریون کو قتل کیا اور مندرون کو مسمار کرکے انکی جگہ مسجدین بنائین

یہ بلاشبہ سچ ہے کہ حملہ کرنے سے پیشتر ہندوؤن سے مسلمان ہوجانے کے واسطے کہا جاتا تھا۔ خوف بعض موقعون پر اونکو تبدیل مذہب پر مجبور کرتا تھا۔ اور وہ اسلام قبول کرلیتے تھے۔ بلند شہر کا راجہ ہردت بھی اسیطرح مسلمان ہوا تھا۔ محمود غزنوی کے ایک دبیر نے۔ راجہ ہردت کا حال محمود کی اطاعت کے قبول کرنے کے بعد اپنے سلطان کے تذکرۂ فتوحات مین اسطرح لکھا ہے۔

آخر کار (۴۰۰ھ مین) محمود برن کے قلعے پر پہنچا جو ہردت کے ملک مین تھا۔ ہردت رائے تھا جو ہندی زبان مین بادشاہ کا مرادف ہی جب راجہ نے سنا کہ مجاہدین کا لشکر جو سمندر کی موجون کی طرح اُمڈ چلا آتا تھا آن پہونچا تو بہت پریشان ہوا۔ اوس کے قدم اکھڑ گئے اور جان کا خوف طاری ہوا۔ خدا کے حکم کے موافق اس قابل تھی کہ ضائع کیجاتی راجہ ہردے نے سوچا کہ بس اب سلامتی اسی مین ہی کہ اسلام قبول کرلے کیونکہ شمشیر اسلام نیام سے نکل چکی تھی اور تعزیر کا تازیانہ بلند ہوچکا تھا۔ پس وہ دس ہزار آدمیون کو لیکر محمود کے سامنے آیا۔ اور ان سب نے اسلام پر ایمان لانے کی طرف رغبت اور بت پرستی سے نفرت ظاہر کی۔

یہ غالباً پہلے نومسلم تھے جنکو فاتح کے چلے جانے پر اسلام سے منحرف ہونے کا موقع نہ تھا۔ یہ ایک ایسا فعل تھا جس کی شکایتین قدیم مورخون نے اکثر کی ہین۔ چنانچہ ثابت ہوتا ہی کہ ۱۱۹۲ء مین جب قطب الدین نے برن پر فوج کشی کی تو چندرسین جو اسوقت مین یہان کا راجہ تھا بڑی دلاوری سے مقابلہ پر آیا۔ اور دشمن کی مدافعت کرتا رہا۔ چندرسین گورا جہ ہردت کی نسل سے تھا۔ جو محمود کے سامنے اسلام قبول کرچکا تھا لیکن اسکا ہندو ہونا نام ہی سے صاف ظاہر ہے۔ چندرسین کی کل عملداری مین ایک مسلمان کا ہونا بھی ثابت نہین ہوتا۔

لیکن وہ خیال جو ایک انسان کو دوسرے انسانکی روحانی آسائش کے واسطے ہوتا ہے جسکی دھن مین ہر مذہب کا سچا داعی اہم کام کرگذرتا ہے اور جس سے اسلام کو بھی بڑی بڑی کامیابیان نصیب ہوی ہین ان مسلمان فاتحین کے دلمین نہ تھا۔ خلجی تغلق لودی۔ سب جنگ و جدل مین سرگرم رہے۔ لیکن اشاعت مذہب کی ضرورتون کیطرف مطلق متوجہ نہوے۔ اسلام کے چرچا کرنے مین نہین بلکہ اخراج وصول کرنے مین زیادہ مصروف رہے یہ ہرگز نہین کہہ سکتے کہ انمین مذہبی جوش نتھا۔ کیونکہ اونکی تعمیر کی ہوی بیشمار مسجدین آج کے دن تک اونکی اتقا اور عظمت کی شاہد کھڑی ہین رجو طریقہ اشاعت اسلام کا فیروز شاہ کی سوانح عمری مین بیان کیا گیا ہے۔ جب اسکا اسی قسم کا اور واقعات سے جو ہندوستان مین گذرے ہین مقابلہ کیا جاتا ہے تو وہ ایک مستثنیٰ صورت نظر آتی ہے۔ فیروز شاہ لکھتا ہے کہ مین نے اپنی کافر رعایا کو مسلمان ہونے کی ترغیب دلائی۔ اور یہ مشتہر کیا کہ جو شخص اسلام پر ایمان لائیگا وہ جزیہ سے بری سمجھا جائیگا جب لوگون نے یہ سنا تو بہت ہندو میرے پاس آئے اور مشرف باسلام ہوے۔ غرض اسیطرح ہر سمت سے لوگون کے گروہ کے گروہ آتے تھے اور اسلام قبول کرکے جزیہ سے بری اور انعام و اکرام سے مالامال ہوکر واپس جاتے تھے۔

بقیہ تحریر مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب چیو

اور امام احمد بن حنبل کی روایت ہم نے پہلے نقل کی ہے

اس تحقیق سے بخوبی ثابت ہوا کہ آیت قرآن اور بیان
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت صاف ہے
تحریم اتیان فی الادبار اور یہ قول ہر حال مین حرام ہے
بحرمت غلیظہ اور اہل سنت وجماعت کے چارون مذہبون کے
علما متفق ہین اوپر اوسکی حرمت کے پس جو شخص دعوی کرے کہ
اس سنت جماعت کے یہان جائز ہے اور اُسپر چند روایات بے
سروپا بمقابلہ اُن احادیث مشہورہ کے جو صحاح ستہ مین ہے
ہین اور تفاسیر معتبرہ وکتب فقہیہ معتبرہ جو متداول ہین لانا کہ جن کے
حوالے مین بہت کچھ کلام ہے اور جنکو معترض صاحب نے شاید
کبھی نہ دیکھا ہوگا اور نہ دکھا سکتے ہین کیا اعتبار ہے کتاب
درمنثور کی عبارت نقل کی گئی ہے بخاری کے روایات
بھی منقول ہوچکین اب معترض صاحب کس درمنثور و بخاری
سے نقل کرتے ہین مسند اسحٰق ابن راویہ نام کے سوائے
اس ملک مین بے پتہ ونشان ہے ان جوابون اور نقلون
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ معترض نے انہین کتابون کا
حوالہ دینے کا انتظام کرلیا ہے۔ جو نایاب ہین اور یا محض
افترا پردازی کی ہے اور علی ہذا القیاس ابن جریر وطبرانی
وابن مردویہ وابن نجار کی جو روایتین منقول کی ہین
پہلے تو تصحیح نقل کی محتاج ہین چنانچہ داب مناظرہ ہے
زان بعد اوسکی روایت کے ضعف وقوت مین کلام کیا جائیگا
ابو سعید خدری کی روایت بشرط ثبوت من حیث الرجال و
فقہ حدیث کلام ہوگا دیکھئے آپکا دعوی کا فریب خیال اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ روایت طحاوی مشکل الآثار کا حوالہ دیتے
ہین حالانکہ شرح معانی الآثار جو طبع ہوکر شائع ہوگئی ہمین
اسکی خلاف موجود ہے اور شرح مشکل الآثار کا صرف نام
ہی نام لیا جاتا ہے شاید کوئی نسخہ اسکا عرب ومصر وغیرہ مین
پایا جاتا ہو یہان تو دیکھا نہین فی الجملہ کتب موجودہ مین روایات
منقولہ کا پایا جانا بلکہ اوس کے خلاف کا صریح موجود ہونا
ایک دلیل واضح ہے کہ کتب غیر موجودہ کمیاب بلکہ نایاب ہین
اونمین بھی یہ روایات ہونگی یہ صرف افترا وبہتان ہے اور
برتقدیر موجود ہونیکے کچھ ضرور نہین کہ ان کتب مین جو احادیث
ہون سب صحیح ہون اس لئے کہ اکثر کتب صحاح مین بھی احادیث
ضعاف واسطے اعتراض خاص کے بیان کرتے ہین۔ جو آپنے
امام مالک کا ذکر کیا وہ بیشک ائمہ اربعہ مستندہ مین سے
ہین اور اونکی فضول مدح سرائی جو آپ نے محض اپنے مطلب
کیوجہ سے کی ہے اوسکی کوئی حاجت نہین مگر افسوس کہ انکی
کسی کتاب سے نہ اونکے کسی مقلد بلکہ مطلق کسی مجتہد یا فقیہ
یا مفسر کی نقل سے اونکا مذہب ہونا ثابت نہین کیا گیا جاتے
اوس کے بہارستان جامی سے جو ایک کتاب شعر وسخن وتذکرہ
شعرا وظرافت وغیرہ مین ہے بیان کیا گیا مجھے اس امر سے
معترض کی سفاہت وجہالت پر بے اختیار ہنسی آتی ہے
کہ مسئلہ شرعی کو بہارستان جامی سے ثابت کرین تمام
کتب احادیث وفقہ وتفسیر بیکار ہوئین۔ اب گلستان و
بوستان بہارستان خارستان سے مسائل فقہی
نکالے جائین گے۔ فقط۔

خداوندا معترض صاحب کو عقل کا جوہر فہم کا مادہ عطا فرما۔
ہماری اس تحریر کو انصاف کے آنکھ سے دیکھین قبول کے
کانون سے سنین اور سمجھین اور اپنے بیہودہ خیالات کی کد دور کر
کو اقوال منقولہ کے چمکتے ہوئے روشنی کی ضیا سے دماغ کو خرچ
سے خلل کر اپنے جہالت پر تا دم تائب ہون۔ فقط۔

بقیہ لکچر الگزینڈر رسل فی مقام حیدرآباد دکن

اوپر بھی ہمارے فلاسفر نہایت زور و شور سے بحث کرتے ہین کہ سائنس اور مذہب مین تضاد ہی ہے جیسا کہ سائنس نے انسان اور فطرت کی کل باتین تعلیم کر دیا ہوتا اگر غور دیکھیے کہ سائنس کیا جانتی ہے۔ اور کیا نہین جانتی ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ نادان مطلق ہے۔ جو شخص حقائق اعلیٰ کا طالب ہو اسکی رہنمائی نہین کر سکتی۔ مین آپ لوگون کو یقین دلاتا ہون کہ سائنس زمانہ حال مین کوئی ایسی بات نہین ہے جو اصول حقائق اعلیٰ کے ساتھ پوری مطابقت نہین رکھتی ہے۔ ہمکو افسوس یہ ہے کہ اس زمانہ مین بہت کم لوگ واقف ہین۔

آپ جانتے ہین کہ خیال کیا شے ہے مختلف ارادات جو صدور افعال کے علت ہوتے ہین آپنے کبھی تجزی کر کے دیکھا ہے؟ ایک نہایت عاقل فلاسفر نے کہا ہے۔

"ارادت کی صحیح تعریف لکھنا بہت مشکل ہے اگرچہ اپنی ہی ارادت کیون نہو۔ ہم بیشتر نہین کہہ سکتے ہین کہ ہم کوئی کام کیون کرتے ہین۔ ممکن ہے کہ ہر علت خلافت ہین ہو۔ عقل۔ عادت۔ میلان۔ تجزیہ۔ ضرورت سب کے سب مخالفت کرتے ہون۔ مگر ہم خواہ مخواہی اس کام کو کر ہی چھوڑین گے"

کہا یہ غلط ہے۔ تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھیے اور بے روک آزادانہ جتنے خیالات آپکے دماغ مین آتے جائین ہونکی نگہداشت کیجیے۔ کسی ایک خیال کو دس یا پانچ منٹ تک دماغ مین قایم رکھیے۔ بشرطیکہ ممکن ہو۔ ایک منٹ کے بعد ایک دوسرا خیال دماغ مین آئیگا اور وہ پہلا بھی جائیگا آپ اوسکو روک نہ سکین گے۔ آپ اپنے خیالون کے مالک ہین۔ آپ انپر پورا پورا تحکم کر سکتے ہین۔

مین خیال کرتا ہون کہ کوئی شخص کہہ رہا ہو۔ اس مادہ مین کلام کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ یہ وہ دوامر ہین جنکو کوئی شخص نہین دریافت کر سکتا۔

کہا وہ بات جسکو کوئی نہ سمجھ سکے رمز نہین ہے۔ بیشک سائنس اونکو نہین سمجھ سکتی۔ مگر اوسکا سبب یہ ہے کہ وہ ایسی راہ چلتی ہے کہ وہ منزل کو نہ پہونچ سکے۔ اور وہ قصداً ہمیشہ اون طریقون سے کنارہ کش رہتی ہے جو کہ صاف انسان کو بتا دیے گئے ہین۔ جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام دوامر حیات و موت سے واقف تھے اور علی ہذا القیاس حضرت عیسیٰ اور جملہ انبیا علیہم السلام ان باتونکو جانتے تھے۔ وہ امر حق (حقیقی سائنس) جملہ انبیاء اللہ سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچا۔ وہ امر حق نہایت صدق اور خوش بیانی سے انسان کو بتایا گیا۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ لوگون نے اس جانب سے منھ پھیر لیا۔ تلاش دولت آسائش اور تلذذ مین مصروف ہو گئے۔

اب ہم کو ایک ضروری امر خیال کرنا چاہیے۔ ہدایات انبیا اور سائنس اور تجربیات ہمکو بتاتے ہین کہ ہم لوگ حیوانات سے ایک شے ہدا گانہ ہین انسان اپنے خیال و افعال دماغی خلاصیت۔ قوت تمیز کے باعث جملہ

حیوانات سے برتر ہے۔ اگرچہ عقل حیوانی تھوڑا یا بہت
اسمین بھی موجود ہی۔ مگر کیا وہ حیوانات سے اپنی اولاد و
طبیعت اور میلان خاطر مین محض جدا ہی۔ دیکھ لیجئے۔ مکڑا
اپنا جال کسی ایسے موقع مین بناتا ہی جہان کہ کوئی مکھی آکر
پھنس جاسکے۔ اوس مکڑی کا مقصود کیا تھا۔ کیا آپ یہ
سمجھتے ہین کہ مکڑا خاموش بیٹھکر سوچتا ہے کہ اگر وہ مکھی کو
کہا جائیگا تو وہ اوسکا جزو بدن بنجائیگی۔ نہایت ہی
منطقی اور عقلی نتیجہ یہ ہے کہ وہ یہ سب کچھ نہین سوچتا ہی
وہ اپنی آلہ طبعی سے مکھی کو پکڑ کر کہا جانے کے لئے مجبور
کیا گیا ہے یا یہ کہ مکڑا مین اوسکو بہت لذیذ معلوم ہوتے
ہین۔ اوسکی عام چال چلن سے ہم یہ سمجھتے ہین کہ
اوسکو قوت مدرکہ نہین ہے۔ فرض کیجئے کہ دنیا مین
جتنے مکڑے ہین سب کھانے سے باز رہین تو مکڑے کے
جنس کی افزایش موقوف ہوجائیگی۔ اور وہ جنس تھوڑے
دنون مین نیست ہوجائیگی۔ مگر انسان ایک دوسری شے
ہے۔ اوسکو قوت مدرکہ ہی جب وہ کوئی ایسا مکان
بناتا ہی جسمین لوگ آئین تو وہ یہ سوچ لیتا ہے کہ لوگ
اوسکو روپیہ دین گے۔ وہ روپیہ کیون چاہتا ہی اچھے
مصرف مین لانے کے لئے۔ تاکہ وہ اپنے بنی نوع کے ساتھ
بھلائی کرسکے۔ مگر ایسا کم ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اکثر روپیہ اس
لئے چاہتا ہے کہ اپنے آسائش اور لطف کے اسباب خرید
کرے۔ اور تلذذ جسمانی و دماغی حاصل کرے گائی گھوڑے
کھانے اور پینے کیطرف رغبت کرتے ہین یہ اونکی کوئی
عقلی حرکت نہین ہے۔ بلکہ خواہش ناقابل انضباط
کل حیوانون کو نقل و حرکت کرنے کے لئے مجبور کرتی ہی

ہمدرد

والاحضرت سلمہٗ

السلام علیکم۔ آپکے حمایت اسلام و دینی جوش کا مین تہ
دل سے شکر گزار ہون کہ آپ نے لوجہ اللہ جانب حق ہوکر
میری تحریر کو اپنے اخبار سنت آثار مین جگہ دی۔ امید کرتا ہون
کہ بنظر رفاہ عام و ہمدردی قوم آیندہ بھی ضرور ایسی جبرین
راست جنسے ہر خاص و عام کو دینی و دنیاوی نفع اور موجب
اشاعت و ترویج دین محمدی ہون درج اخبار فرماکر ہر اہل اسلام
پر بارمنت اور خاص کر مجھکو رہین احسان فرماوین گے۔ اس کا
اجر جزیل و ثواب جمیل خدا دیگا۔ زیرا کہ این کار بخدمت
نہ بخلق۔

یہ ترجمہ ہے اوس لکچر کا جو آلہ آباد مین بزبان فارسی
عالیجناب زین العلماء اقبال الدولہ ابو التماس حافظ مولوی
عبد الرحمن صاحب شائق حسان روم ملی مدنی نے بمقابلہ عبد المسیح
پادری و مولوی حافظ عبد الیسوع پادری کے دیا تھا۔
اور جس کے پُر درد لہجہ مین کہنے اور سچے دین کی اشاعت
کے باعث مولوی حافظ عبد الیسوع جو عرصہ دراز سے
محض دین عیسائیت کے بین چہان کے لئے عیسائی بنگئے
تھے اب اپنی ارتداد سے باز آئے اور تائب ہوکر اسلام
لائے انکا نام پہلا حافظ مولوی عبد المجید تھا۔ وہی پھر رکھا
گیا۔ صرف مجدد اسلام خطاب اور تائب تخلص رکھا گیا۔
انکی ساتہ ہے ۱۳ کرسچین اور دو پادری مسمی فخر الدین
اور قادر بخش جو پہلے مسلمان تھے اور بہ اغوای چند
پادریان کاذب کے دین حق سے مونہ موڑا تھا۔
نئے سرے اسلام لائے۔ اور اسی لکچر کو سنکر دین

مین بمقابلہ بابو چندر بھوس پادری کے مولوی صاحب
نے بیان فرمایا وہان بی ہ ہندو اور ۳ کرسچین ظاہر اسلام
سے مشرف ہوے۔ اور ایک پادری صاحب خفیہ مسلمان
ہوے۔ فقط

مختصر ترجمہ لکچر بدلائل عقلی

بعد حمد ذات کبریا اور نعت محمد مصطفی صلعم کے جاننا چاہیے
کہ خدا تعالی زمین و آسمان دنیا و آخرت کا سب مذاہب
مین (خواہ اہل کتاب ہون یا نہون) بعد تحقیق کے ایک
ہی ہے۔ اور عقل کے نزدیک جو خضر راہ ہدایت اور ہادی
صراط مستقیم ہے دو خدا ہونے غیر ممکن بلکہ محال ہین۔ اسواسطے
کہ اگر بالفرض دو ہی خدا مان لئے جاوین تو ضرور ہے کہ
ہر ایک مرکب ہوگا دو جز سے ایک جز تو دونون مین مشترک
ہوگا جس سے معلوم ہو کہ یہ دونون ایک جنس مین اور خدائی
مین شریک ہین۔ اور ایک ایک جز مختلف ہوگا جس سے دونو
مین مغائرت پیدا ہو اور ہم یون کہہ سکین کہ یہ خدا او ہے
اور وہ اور۔ یا یہ خدا پہلا ہے اور وہ دوسرا۔ اور یہ
بات مسلم ہے کہ ہر شی مرکب اپنی موجودیت مین اپنی اجزا کی
(جنسے مرکب ہو) محتاج اور نو پیدا اور فانی ہوتی ہے۔
اور خدا واجب اور قدیم اور ابدی و قادر ہے پس معلوم ہوگیا
کہ مرکب خدا نہین ہو سکتا کہ صفات الہیہ سے بالکل معرّی
ہوگا۔ بلکہ مرکب کا کوئی وجود ذاتی نہین ہوتا حقیقت مین
دال اور چانول ہی موجود ہین کھچڑی کچھ اور شی نہین فقط
ایک نام ہے اگر دال اور چانول جدا کر لو تو نام بھی نہین رہتا
پس ہو خدا کہنا خدا کے وجود سے ہی انکار کرنا ہوا تو رد
ہوگیا وہ قول نصاری کا جو کہتے ہین کہ تین خدا ہین۔ ایک
اللہ۔ دوسرا مسیح۔ تیسرا روح القدس سو باطل
ہوگیا وہ قول عیسائیون کا جو مثل چراغ خدا کے تین
جز بناتے ہین۔ یعنے باپ۔ بیٹا۔ روح القدس۔
بلکہ اس قول مین خدا کے وجود سے انکار ہے۔ اسواسطے
کہ مجموعہ کا تو کوئی وجود ذاتی نہین ہے۔ اور ہر جز بھی
خدا نہین ہے۔ جز تو اپنی کل سے متقدم الوجود ہوتا ہے
اسواسطے کہ کل کا وجود بعد ملنے اجزا کے ہوتا ہے
اور یہان بیٹا باپ سے متاخر الوجود پس جزئیت
سے ابنیت باطل ہوگئی۔ اور ابنیت سے جزئیت
تو فقط صرف عبدیت رہگئی۔ اب (بیٹے اور جز) کا
خالق کون ٹھہرا۔ اسواسطے کہ قبل از اجتماع ان اجزا
ثلثہ کے خدا تو تھا ہی نہین۔ ہان جز کو کل کا باپ تو کہہ
سکتے ہین اس لئے کہ وجود کل کا جز ہی سے ہوتا ہے یہان
جز بیٹا کیسے ہوگیا۔

(ب) اگر دو خدا فرض کئے جاوین تو انمین سے ہر ایک
تنہا خدائی کر سکیگا یا نہین۔ اگر نہ کر سکیگا تو دونون خدا
نہون گے۔ اور اگر ایک کر سکیگا تو وہی خدا ہے دوسرا
نہوگا۔ اور اگر دونون کر سکین گے تو ایک کافی ہوگا اور
دوسرا بیکار ہوگا۔ اور خدا بیکار نہین ہوتا۔ خدا تو وہ
ہے جسکا محتاج سارا عالم اور کل زمانہ اور تمام مخلوق ہے
(ج) اگر ایک خدا چاہے کہ اسوقت ہو چلے اور دوسرا
خدا چاہے کہ نہ چلے تو دونون کا چاہا تو ہو ہی نہین سکتا
اسواسطے کہ اجتماع ضدین آن واحد مین غیر ممکن اور
عدم و وجود ایک چیز کا ایک وقت مین جمع ہونا محال
بالذات ہے پس اگر دونون کا چاہا ہو تو دونون عاجز

ہوے اور خدا قادر فعال لما یرید ہے۔ اور اگر ایک کا
چاہا ہوا تو دوسرا عاجز ہو۔ ولو فرضنا اگر وہ دونون
خواہش مین اتفاق کرلین تو وہ اتفاق بھی عقل سلیم کے نزدیک
بسبب عجز کے ہوگا۔ کہ اختلاف مین کام نہ چلا۔ پس اگر دونو
کیطرف سے اتفاق ہوگا تو دونون عاجز ہون گے۔ اور اگر
ایک کی طرف سی ہوگا تو وہ عاجز ٹھہریگا۔ اور دوسرا قادر۔
(د) دنیا کے بادشاہ دوسرے کے سلطنت دیکھ نہین سکتے ایک
ساری دنیا مین اپنی ہی سلطنت چاہتا ہی۔ چنانچہ اسی غیرت
سلطنت وحکومت پر قدیم سے جنگ وجدل ہوتی چلی آئی
ہی اگر دو خدا ہون اور ایک دوسرے کے سلطنت وحکومت گوارا
کرلے تو دونون خدا بندے سے بھی غیرت مین کمتر موجاوین
اور لائق خدائی کے نہ رہین۔ اور اگر ایک دوسرے کے
خدائی چھین لے تو وہ دوسرا محض بیکار ٹھہرے خدا نہ رہے
اور اگر کوئی کسی پر غالب نہو سکے تو دونون عاجز ہون
خدا نہون۔ اور اگر دونون کو خدا مانین ایسے کہ نہ کوئی
غالب نہ کوئی مغلوب بلکہ دونون متفق برابر تو دونون
خالق کے بندے اور رعایا الگ الگ ہونا چاہئین اور دونو
کے قدرتین برابر ہون اور دونون صفت خالقیت وغیرہ
وغیرہ مین مساوی ہون تو یہ محال۔ روح القدس سے
یا مسیح سے خلق مخلوق کثیر تو کیا ایک مکھی اور ایک مچھر تک
ایک چیونٹی کا پیدا کرنا ثابت نہین اور اگر احیای اموات
کہا جاوے تو انکا معجزہ تھا ہو وہ بھی دوسرے کا عطا
کیا ہوا نہ ذاتی۔ علاوہ بریں سب کے نزدیک (اعادہ
شی قدیم از خلق شی جدید سے آسان ہونا مسلم ہے
(ہ) نصارا جو حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہتے ہین کوئی
اسے اتنا تو پوچھے کہ خدا کو بیٹا جنانیکی کیا حاجت تھی
بندہ جو بیٹے کی خواہش کرتا ہی تو اسواسطے کہ بدوگار
ہوگا۔ پیری مین کام آویگا۔ وارث ہوگا تو اسکے
پیچھے رہویچا ویگا۔ نام چلاویگا۔ سو خدا تعالی ان سب
حاجتون سے پاک و منزہ ہی۔ (خیر بقول نصارا۔ اگر بیٹا
جنانا تو ایک نوری خدا مین سارے عالم سے افضل اور
اعلی پیدا کرکے یا کسی عمدہ حور سے نوری بیٹا صورت و
سیرت مین سارے عالم سے پیارا افضل جنانا۔ ایک خاکی
عورت سی جسکے شکم مین فضلات غذا موجود۔ اور حاجت
بشری ساتھ لگی ہوی۔ خاکی اور خاکی آدمیون کے مثل صورت
وسیرت مین دفع فضلات غذا کرتا ہوا (اور بقول نصاری)
بندون کے ہاتھ سے سولی کھاکے مرجاتے۔ الا ایسا
کمزور کہ بندے کے ہاتھ چھڑاکر بھاگ بھی نکلا جاتا۔

خدا کے لئی اسکو دیکھو اور عمل کرو

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کیون مسلمانو وہ مبارک زمانہ تم کو یاد ہی جب تمہارے بزرگان
اسلام تمام دنیا مین تعلیم وہدایت پھیلاتے تھے جسپر آج تمکو
فخر ہے آج وہ بزرگ تو نیک نامی کے قبرستان سوتے ہین لیکن تم
انکی یادگار فاتحہ خوان اپنے بچے مذہبی غیرت سی غافل ہوکر
اسقدر ذلت کو پہونچے ہو کہ عیسائی پادری شب و روز اسلام کو
مٹاتے ہین اور تم خواب غفلت مین سوتے ہو تم مین اسوقت
کوئی نشانی اپنے بزرگون کی باقی ہی تو وہ یہی کہ مسلمان غیرت
نیک بختی حیاداری اپنے خاوند کی فرمانبرداری اور
اپنے پاک مذہب کی پابندی پر دنیا مین بے نظیر تھین لیکن
غضب ہی کہ وہ بھی تمہاری آنکھون کے سامنے سے جاتی

اور تم کچھ نہین کرتے دیکھو عیسائی مشن کی جاسوس
بھکانیوالی ہمکو ترزمین تمام ہیوپٹیون کو تعلیم اور روٹکاری
کے بہانے سے گھر گھر تھیلی ہاتی پھرتی ہین کہ تم اپنی زندگی
برباد کرتی ہو یہانسے چلو کرستان ہوکر آزاد ہو۔ چنانچہ
کتنے گھر اسیطرح برباد ہو چکے اور ہوتے جاتے ہین۔
خصوصًا ہندو مسلمانونکی کم سن لڑکیون کو اپنے سکولون
مین وظیفون مین بلاکر بخیل اور عیسیٰ مسیح کے فرزند خدا
ہونیکی گیت سکھاکر انکے دلمین کفر کا بیج بوتی ہین غور کرو
کہ جب بچپن سے اونکے دلمین عیسائی مذہب کی باتین تیر
اور میٹھی معلوم ہونگی اور تعلیم کا زیر یہ اثر ہوا تو اپنے مذہب
سے غافل رہین تو جوان ہوکر وہ اپنے مذہب کو کیا سمجھین گی
بلکہ دو تین پشتون کے بعد تمام عورتین عیسائی مذہب مین
مشاق ہوکر علانیہ کرستان ہوجائینگی پھر اسوقت تم سمجھنا کہ
اور سر پیٹوگے ای عزیزو مین نہایت خیر خواہی سے کہتا ہون
کہ تم ان میٹھی باتون کو زہر آمیز حلوا یقینا جانو انکی
تعلیم اور روپیہ پیسا خرچ کرنیکو شکاری کا جال اور دانہ سمجھو
انکی باتونمین نہ آؤ دیکھو ابھی سے شروع ہوگیا ہے کہ میشن
کی انگریز مین اور انکے ملازم ہندو مسلمان استانیان اپنی
شاگرد عورتون اور لڑکیون کو اتوار کے دن گرجے مین
لیجاکر یسوع نام لال پیلے کو اندر سے دو فیٹ بھاکر میانی ٹانگ
مین شامل کرتے ہین اور اپنے ساتھ انسے گیت گواتے ہین۔
چنانچہ ہمارے شہرون مین یہ وارداتین ہونے لگی ہین کہ
عورتین اور لڑکیان گرجے مین عیسائی ہوکر اپنے خاندان
کی روسیاہی کا باعث ہوئین اگر اونکی دادونے
نانی کی توجہ دلون تو میکو روپیہ خرچ کرکے

مقدمہ بیتا۔

ای مسلمانون کیا تمکو اتنی بھی غیرت باقی نہین رہی کہ اپنی عورتون
اور بچون کو اس نئے عزتی اور کھوے بچاؤ دیکھو اللہ تعالے
کیا فرماتا ہے۔ یاایہا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم
نارًا۔ ای ایمان والو اپنی جانون اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی
آگ سے بچاؤ۔ تمھین چاہیئے اپنی عورتون اور لڑکیون کی
تعلیم کا بطریق مناسب خود بندوبست کرو جیسا کہ (انجمن
حمایت اسلام لاہور) نے اسکا پورا بندوبست
کرلیا ہے۔ بعض لوگون کا یہ خیال غلط ہے کہ یہ انگریز سرکار
کیطرف سے مقرر ہین۔ سرکار کسی کے مذہب مین دخل نہین دیتی یہ
صرف خیر خواہی لوگ چندہ جمع کرکے اپنے مذہب کو پھیلاتے ہین
اگر تم اونکو اپنے گھرونمین نہ آنے دو اور اپنی لڑکیون کو اونکے
اسکولون مین نہ بھیجو تو وہ تمپر زبردستی نہین کرسکتے۔
اب مین تمھاری تسکین کے لئے بڑے بڑے علماء کا فتوی پیش کرتا
ہون تاکہ تم جانو کہ ان میمون کا گھر مین آنے دینا کیسا گناہ
عظیم ہے جو لوگ اس کے بعد بھی باز نہ آئین مسلمانون کو چاہیئے
کہ اونکے نام کی فہرست لکھکر ہمارے پاس بھیجدین تاکہ ہم
انکو نام چھاپ کر لوگون کے سامنے اونکو شرم دلائین۔

العبد خادم المسلمین محمد نور الدین۔

استفتاء

کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اس امر مین کہ عیسائی
مشنری کی انگریز مین جو مسلمانونکے گھرونمین انکو تعلیم دینا دی کے
اڑمین اپنا مذہب سکھاتی پھرتی ہین اور اپنے ساتھ بعض مسلمان
عورتونکو ملاکر انکے ذریعہ سے اپنے مذہب
کی تبلیغ کرتی ہے ایسی مسلمانون کو کسی عورتون اونکی

سانے والی مسلمان عورتون کو اپنے گھر کی عورتون اور لڑکیون کو
پڑھوانا یا کشیدہ وغیرہ سکھوانا یا صرف انکو اپنی عورتون مین آنے
دینا جائز ہی یا نہین اور جو مسلمان ایسی عورتون کو اپنی گھر مین آنے
دے وہ شرعًا گنہگار ہی یا نہین۔ **الجواب**۔ ایسی عورتون
کو گھر مین آنے دینا اور پردہ دار عورتون کا انکے سامنے آنا ہرگز
جائز نہین چہ جائکہ وہ اگر تعلیم دین جسے دین مین بڑا فتور متصور
ہی کہ کیونکہ ان عورتون کے آنیکی اصلی غرض یہی ہی کہ مسلمان عورتون
کو بہکا کر عیسائی بنائین اور انکے ذریعہ سے مرد بھی دام مین لائین۔
لہذا جو کوی ایسی عورتون کو اپنے گھر مین آنے دیتا ہی وہ حقیقت مین
اپنے سچے دین اسلام کی بیخ کنی کرتا ہی اور اپنی اولاد اور پیارے
عزیزونکو جہنم مین ڈالنے کی تدبیر کرتا ہے پس جو مسلمان اس
حقیقت سے ناواقف ہوکر ایسی عورتون کو آنے دیتا ہے تو وہ بڑے
گناہ کا مرتکب ہی اگر بعد اطلاع کے پھر بھی انھین نہ روکے تو اس کے
ایمان جانیکا خوف ہی۔ **فقہ کی کتابون مین ہے**
عورت کافرہ مثل اجنبی مرد کے ہی یعنے جسطرح اجنبی مرد کے
روبرو آنا مسلمان عورتون کو جائز نہین ہے اسیطرح ایسی
عورت کے سامنے آنا جائز نہین ہے۔ **رد المحتار اور**
طحطاوی شرح درالمختار مین ہی مسلمان عورت
کو یہودی یا عیسائی یا مشرکہ عورت کے سامنے بے پردہ
ہونا جائز نہین چہ جائے اس کے کہ انسے میل جول کرے اور انسے
کفر کی باتین سنے بلکہ نیک بی بیون کو بدکارہ عورت کے سامنے آنا
منع ہی دیکھو اللہ تعالی فرماتا ہے (وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ یعنے ظالمون اور گمراہون کی

میل نہ کرو اگر ایسا کروگے تو جہنم کی آگ مین پڑوگے۔
لہذا مسلمانون کو واجب ہی کہ ایسی عورتون سے
نہایت پرہیز کرین اور انھین اپنے گھرون مین ہرگز
نہ آنے دین بلکہ جس شہر یا قصبہ یا گانون یا محلہ
مین اس قسم کی عورتین جاتی ہون وہان کے سربرآوردہ
لوگون پر واجب ہے کہ حتی الامکان جسطرح ہوسکے
مسلمانون کے گھرون مین آنے سے روکین اور اگر
مقدور ہوتے ہوے اسمین سعی نہ کرین گے تو وہ بھی
گناہگار ہون گے۔
پس مسلمانون کو چاہیئے کہ ہر شہر اور قصبہ مین باہم اتفاق
کرکے ایک انجمن قایم کرکے ایسی کوشش کرین کہ یہ
بلای ناگہانی دین دفع ہو ورنہ اسکا انجام بہت خراب
ہوگا۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ۔ کتبہ محمد علی عفا عنہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب
صحیح محمد عبد الغفار لکھنوی عفی عنہ

الجواب صحیح محمد اشرف علی مدرس
مدرسہ جامع العلوم کانپور

الجواب صحیح

الجواب صحیح محمد حسن عفی عنہ
مدرس مدرسہ فیض عام کانپور

لقد اصاب من اجاب
الٰہی بخش عفی عنہ۔

مطبع بحر الاسلام معسکر منگلور مین محمد شریف کی اہتمام سے چھپا